آدمی یا تہائی کا فرق کئے ہوئے بغیر مطلق دم کٹے جانور کی قربانی سے منع کردیا گیا۔ حضرت براء کی حدیث میں جن چار عیب والے جانوروں کی قربانی کی ممانعت آئی ہے یہ ممانعت ان چار عیبوں میں منحصر نہیں ہے دوسری حدیثوں میں ان جانوروں کی قربانی سے بھی منع کیا گیا ہے۔ [۱]المصفرۃ (المہزولۃ او ذاهبۃ جمیع الاذن) [۲]المستأصلۃ (ذاهبۃ القرن من اصلہ) [۳]اعضب القرن والاذن (الذی ذهب نصف اذنہ او قرنہ او الذی جاوز القطع الربع) [۴]المقابلۃ۔ [۵]المدابرۃ۔ [۶]شرقاء۔ [۷]خرقاء۔ اور جب کانے جانور کی قربانی ناجائز ہے تو [۸]اندھے اور ہاتھ یا [۹]پاؤں کٹے کی قربانی بھی ناجائز ہوگی کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت کا مقصود ہر اُس جانور کی قربانی سے منع کرنا ہے جس میں کوئی ظاہری کھلا ہوا عیب ہو۔

(۳) حضرت حسنؓ کی حدیث میں وارد شدہ دعاء قنوت نماز باجماعت میں امام جمع کی ضمیر کے ساتھ یعنی اللهم اهدنی وعافنی وتولنی الخ کے بجائے اللهم اهدنا۔ وعافنا۔ وتولنا پڑھ سکتا ہے دعاء مذکور بضمیر جمع بھی وارد ہوئی ہے پس جماعت میں جمع کی ضمیر کے ساتھ پڑھنے میں کچھ حرج نہیں روى البیهقی فی سننہ الکبری ص۲۱۰ ج۲ بسندہ عن عبد الله بن عباس قال کان رسول الله صلى الله علیه وسلم یعلمنا دعاء ندعو به فی القنوت من صلوة الصبح اللهم اهدنا فیمن هدیت وعافنا فیمن عافیت الخ امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی ص۱۷۷ ج۱ میں دعاء قنوت بضمیر جمع پڑھنے کو حدیث ثوبانؓ لا یؤم قوما فیخص نفسہ بدعوة دونهم فان فعل خانهم (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ) کا محمل ومصداق ٹھہرایا ہے تاکہ اس حدیث کی مخالفت نہ لازم آئے قال الحافظ ابن القیم سمعت شیخ الاسلام ابن تیمیة یقول هذا الحدیث عندی فی الدعاء الذی یدعو به الامام لنفسه وللمامومین ویشترکون فیه کدعاء القنوت ونحوه انتهى۔ قلت وعلیه حمله الشافعیة والحنبلیة۔

(۴) بیشک صحیح احادیث سے مرد کیلئے چاندی کے برتن میں صرف کھانے پینے کی ممانعت ثابت ہے کھانے پینے کے برتن کے علاوہ اور چیزوں میں چاندی کے استعمال کی ممانعت وحرمت ثابت نہیں اور کھانے اور پینے پر دوسرے استعمال (بٹن سرمہ دانی۔ سلائی۔ عطردانی۔ انگشتانہ وغیرہ) کو قیاس کرنا صحیح نہیں ہے بنابریں مرد کے لئے چاندی کا بٹن اور ایسی چیزیں استعمال کرنی جائز ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص نہ ہوں اور ان کے استعمال سے تشبہ بالنساء لازم نہ آئے۔ والیه ذهب العلامة الشوکانی والعلامة الامیر الیمانی۔ لیکن کھانے پینے کے برتن کے علاوہ مرد کیلئے اور چیزوں میں چاندی کے جواز پر ولکن علیکم بالفضة فالعبوا بها (احمد ابوداؤد نسائی) سے استدلال محل نظر وتامل ہے کما بینه شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی ص۷۱ ج۳ فی شرح حدیث المثقال فارجع الیه خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث مذکور کے ابتدائی حصہ اور سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے سونا مباح کرنے سے پہلے مردوں کو یہ حکم تھا کہ اپنی عورتوں کو سونے کے زیور نہ استعمال کرائیں البتہ چاندی جسقدر اور جسطرح چاہیں استعمال کراسکتے ہیں حدیث میں خود مرد کو مطلقاً اپنے استعمال میں لانے کی اجازت کا ذکر نہیں ہے اور نہ یہ مراد ہی اور حدیث اتخذه من ورق ولا تتمه مثقالا (اخرجه الترمذی وابوداؤد والنسائی وصححه ابن حبان) ایسی ضعیف نہیں ہے کہ قابل اعتبار نہ ہو اسکی سند میں عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ (جنکی وجہ سے یہ حدیث ضعیف کہی جاتی ہے) کے بارے میں حافظ لکھتے ہیں صدوق یہم۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث ناقابلِ اعتبار نہیں ہے۔ میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ مرد انگوٹھی یا بٹن وغیرہ میں ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) سے کم چاندی کا استعمال جائز ہے۔